ڈھلتی عمر کا جذبہ خدمت

□ محمد عارف رضوی / اسلام آباد

ہفتہ، 5 جون (پاکستان) ہمارے معاشرے میں ضعیف شہریوں کی بڑی تعداد اپنی زندگی کے آخری ایام تنہائی اور بے بسی کے عالم میں گزار رہی ہے۔ ان میں سے بہت سے ریٹائرڈ سرکاری ملازمین ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کے بہترین سال قوم کی خدمت میں گزارے، مگر آج ان کی خدمات کو بھلا دیا گیا ہے۔ ان کی پنشن اتنی کم ہے کہ وہ اپنی روزمرہ ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہیں، علاج معالجہ تو دور کی بات ہے۔ ان میں سے کئی بزرگ ایسے بھی ہیں جن کے بچے بیرون ملک یا دوسرے شہروں میں آباد ہیں اور وہ اپنے والدین کی خبر گیری کے لیے وقت نہیں نکال پاتے۔ ان بزرگوں کی تنہائی، بے بسی اور بے توجہی کا دکھ ہر حساس دل کو محسوس ہوتا ہے۔

ایسے ہی ایک بزرگ ریٹائرڈ سرکاری ملازم ہیں جو اسلام آباد کے ایک کرائے کے مکان میں اپنی اہلیہ کے ساتھ رہتے ہیں۔ ان کی اہلیہ کا انتقال ہو چکا ہے اور وہ اپنی بیٹی کے ساتھ رہتے ہیں جو ایک نجی ادارے میں ملازمت کرتی ہے۔ بیٹی صبح دفتر جاتی ہے اور شام کو واپس آتی ہے، اس دوران بزرگ مکان میں اکیلے رہتے ہیں۔ ان کی بیٹی کا کہنا ہے کہ وہ اپنے والد کو اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتی مگر مجبوری ہے کہ وہ کام کیے بغیر گھر نہیں چلا سکتی۔ یہ صورتحال صرف ایک گھر کی نہیں، ہزاروں گھروں کی کہانی ہے۔

ان بزرگوں کی پنشن اتنی کم ہے کہ وہ بمشکل دو وقت کی روٹی کا بندوبست کر پاتے ہیں۔ دوا، علاج اور بجلی کے بل ادا کرنا ان کے بس سے باہر ہو چکا ہے۔ کئی بزرگ ذیابیطس، بلڈ پریشر اور جوڑوں کے درد کے مریض ہیں اور باقاعدگی سے دوا نہ ملنے کی وجہ سے ان کی صحت مزید خراب ہو رہی ہے۔ ان میں سے کچھ کے پاس علاج کے پیسے نہ ہونے کی وجہ سے گھر پر ہی تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ یہ صورتحال ریاست کے اس بنیادی فرض پر سوال اٹھاتی ہے جو وہ اپنے بزرگ شہریوں کے لیے ادا کرنے میں ناکام نظر آتی ہے۔

ایک اور بزرگ ریٹائرڈ اسکول ٹیچر ہیں جو راولپنڈی کے ایک کرائے کے مکان میں اپنی بیوی کے ساتھ رہتے ہیں۔ ان کی بیوی کینسر کے مریض ہیں اور ان کی دوا کا خرچ ہر ماہ ان کی پنشن سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے پرانے دوستوں سے مدد مانگتے ہیں مگر سب کے حالات ایسے ہیں کہ کسی کا ہاتھ تنگ ہے تو کسی کا دل تنگ ہے۔ ان کے پڑوسی کا کہنا ہے کہ وہ اکثر رات کو اکیلے بیٹھے روتے ہیں اور صبح کو چپ چاپ کام پر چلے جاتے ہیں تاکہ کسی کو پتا نہ چلے کہ وہ کتنے مجبور ہیں۔

سماجی ماہرین کا کہنا ہے کہ بزرگ شہریوں کے لیے ایک الگ فلاحی ادارہ قائم کیا جائے جو ان کی صحت، خوراک اور رہائش کا ذمہ لے۔ کچھ ممالک میں بزرگوں کے لیے مفت علاج، سستی خوراک اور کرایے میں رعایت کی سہولت موجود ہے۔ پاکستان میں بھی ایسے ادارے موجود ہیں مگر ان کی تعداد اور معیار دونوں ناکافی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ریاست اپنے بزرگ شہریوں کو بوجھ نہ سمجھے بلکہ ان کی خدمات کو تسلیم کرے جو انہوں نے اپنے وطن کے لیے انجام دی ہیں۔

ریٹائرڈ سرکاری ملازم کا جذبہ خدمت

□ سلمان حیدر / اسلام آباد

(سرکاری ملازم کا جذبہ خدمت) ریٹائرڈ سرکاری ملازم کا جذبہ خدمت ہمیشہ قابل تعریف ہوتا ہے۔ وہ اپنی زندگی کے بہترین سال قوم کی خدمت میں گزارتا ہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد بھی اس جذبے کو زندہ رکھتا ہے۔ یہ جذبہ نہ صرف معاشرے کے لیے مشعل راہ ہوتا ہے بلکہ نئی نسل کے لیے ایک مثال بھی بنتا ہے۔ ریٹائرڈ سرکاری ملازم اپنے تجربے، علم اور صلاحیت سے قوم کی رہنمائی کر سکتا ہے اور اپنے علاقے کے مسائل حل کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

ریٹائرڈ سرکاری ملازم کا جذبہ خدمت اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اپنے وطن سے محبت کرتا ہے اور اس کی ترقی کے لیے فکرمند ہے۔ وہ اپنے تجربے کی روشنی میں نوجوانوں کو مشورے دیتا ہے، سماجی کاموں میں حصہ لیتا ہے اور اپنے علاقے کے مسائل حل کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ جذبہ نہ صرف معاشرے کو فائدہ پہنچاتا ہے بلکہ ریٹائرڈ ملازم کی زندگی کو بھی معنی دیتا ہے۔ وہ اپنے تجربے کو بروئے کار لا کر معاشرے کی خدمت کرتا ہے اور اپنے وطن کے لیے اپنا فرض پورا کر